

59897-کفار ممالک میں جانا سیر و سیاحت سٹی ملازمت کا حکم

سوال

میں کامرس کالج میں فائنل انٹر کا طالب علم ہوں، میں دواہدات کے حصول کے لیے اپنی تعلیم جلد از جلد ختم کرنا چاہتا ہوں :

1- تاکہ خاندان کے اہم اور جلدی والے معاملات سرانجام دے سکوں۔

2- اپنی زندگی کا منصوبہ شروع کر سکوں۔

اب میرے سامنے دو پیشکشیں ہیں :

1- آئندہ گرمیوں کی ابتدا میں ایک پرکشش تنخواہ پر ایک سیاحتی علاقے میں ملازمت (یہ میرے تخصص سے دور ہے)۔

2- کسی یورپی ملک میں جا کر باعتماد علم حاصل کروں، اور تعلیم کے ساتھ ساتھ وہاں کوئی بھی ملازمت کر کے اس تعلیم کے اخراجات پورے کروں اور اس کے علاوہ اپنا ہدف بھی پورا کروں۔

آپ سے گزارش ہے کہ ان دو میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے میں مجھے کوئی نصیحت کریں، لیکن یہاں یہ یاد رکھیں کہ دونوں میں ہی ایک مشکل درپیش ہے وہ یہ کہ میں غیر شادی شدہ اور جوان ہوں، مجھے فتنہ میں پڑنے کا خدشہ ہے، لیکن میرا سوال یہ ہے کہ یورپی معاشرے میں دین پر عمل پیرا نوجوان کس طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور آپ کی قدر کرتے ہیں کہ آپ رزق حلال کمانے اور مشورہ طلب کرنے کی حرص رکھتے ہیں، اور اسی طرح آپ کو اس بات کی بھی حرص ہے کہ اپنے گھر والوں کے مطالبات اور امور بھی پورے کریں، اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ آپ کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائے جس میں آپ کی دنیا اور آخرت کی سعادت ہے۔

دوم :

اس لیے کہ آپ کامرس کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو آپ کو کوئی مباح اور حلال ملازمت تلاش کرنی چاہیے؛ کیونکہ اس طرح خصوصی شعبوں میں حلال کام اور ملازمت کی فرصت بہت ہی قلیل اور شاد و نادر ہی ملتی ہیں، عام کمپنیاں اور ادارے اس وقت سودی کاروبار یا پھر انشورنس وغیرہ دوسرے حرام کاروبار کرتے ہیں، جس میں اکاؤنٹنٹ کی ملازمت کرنے والا شخص ان کے اس گناہ اور ظلم و زیادتی میں معاون شمار ہوتا ہے۔

سوم :

یورپی ممالک کا سفر کرنا انسان کے دین اور اس کے اخلاق کے لیے خطرناک ہے، وہاں جا کر بسنے والوں میں بہت ہی کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے دین اور اپنے اخلاق کی حفاظت کر سکے ہیں، اور اسے ضائع نہیں کیا کیونکہ اس کا سبب واضح ہے جو یہ کہ ان ممالک میں کفریہ اور باطل مذاہب کے افکار بہت عام ہیں، اور سلوکیات و اخلاقیات میں بھی انحراف اور فحاشی و عریانی عام پائی جاتی ہے جو کسی پر بھی مخفی نہیں رہی حتیٰ کہ ان کفار کے بعض دانشور حضرات بھی انہیں اس کے انجام سے ڈرانے لگے ہیں۔

اس لیے ہماری پر حکمت شریعت اسلامیہ نے مسلمان شخص پر کفار کے علاقے اور ممالک میں بود و باش اختیار کرنا حرام کیا ہے، اس کی تفصیل اور حکم کئی ایک جوابات میں بیان ہو چکی ہے، آپ سوال نمبر (10338) اور (14235) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور جو شخص ان یورپی اور کفریہ ممالک جانے پر مجبور ہو یا اسے وہاں جانے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے کچھ شروط ہیں جن کا ہونا ضروری ہے تاکہ اس کے لیے یہ سفر مباح اور جائز ہو سکے، ذیل میں اہم ترین شرطیں بیان کی جاتی ہیں:

اس کے پاس اتنا علم ہونا چاہیے جس سے وہ اپنے آپ کو شہادت میں پڑنے سے بچا سکے۔

اور اس کا دین قوی اور مضبوط ہو تاکہ وہ اپنے آپ کو شہوات سے دور رکھے اور بچا سکے۔

اور اگر وہ اپنے آپ کو شہوات سے نہیں بچا سکتا تو پھر اسے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جانا ضروری ہے۔

آپ نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ غیر شادی شدہ ہیں، اور آپ کو فتنہ میں پڑنے کا بھی خدشہ ہے، تو پھر آپ کو اس طرح کا قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس میں آپ کے دین کو بھی خطرہ ہے۔

چہارم:

ساحلی اور سیاحتی علاقے میں ملازمت کرنا جو آپ کے تخصص سے دور ہے، بلاشبہ یہ ملازمت کفریہ ممالک میں جانے سے بہتر اور اچھا ہے لیکن آپ کو درج ذیل امور کا خیال کرنا ضروری ہے:

1- یہ کہ اس کام کی نوعیت حلال ہو۔

2- وہ کام اور ملازمت فتنہ و فساد والی جگہ سے دور ہو، مثلاً وہ مرد و عورت کے اختلاط والی جگہ نہ ہو، یا پھر وہ علاقہ سیاحتی ہونے کی بنا پر فسق و فجور کا محور نہ ہو۔

3- آپ کے کام میں ان سیاحوں کے ساتھ معاونت نہ ہوتی ہو جو برائی اور بے حیائی کرتے ہیں، کیونکہ اس طرح آپ ان کے گناہ میں ان کے ساتھ شریک ہونگے۔

اس لیے جب مندرجہ بالا امور اور خطرات سے آپ کی ملازمت خالی ہو تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق اور سیدھی راہ نصیب فرمائے۔

اور آپ کا یہ سوال کہ:

دین اسلام پر عمل پیرا نوجوان یورپی معاشرے میں کیسے زندگی بسر کر رہے ہیں؟

توبلاشک وشبہ انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے، اور ان میں سے بہت سارے تو ان ممالک میں آنے پر نادم اور پشیمان ہیں، اور آپ کو ان کی بہت سی مشکلات اسی ویب سائٹ پر ان کی طرف سے کیے گئے سوالات میں بھی مل جائیں گی۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ انکار نہیں کرتے کہ وہ اپنے دین پر سختی سے عمل پیرا بھی ہیں، بلکہ بعض نوجوانوں کے لیے تو وہاں کا سفر اختیار کرنا اس کے لیے خیر و بہتری کا باعث بنا لیکن اس طرح کے افراد بہت ہی قلیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور مسلمانوں کو اپنے دین اسلام پر ثابت قدم رکھے حتیٰ کہ اسی دین اسلام پر ہی ہمیں موت نصیب ہو۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

واللہ اعلم۔